السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی عورت کےلیے سب سے زیادہ تکلیف دہ لمحہ وہ ہوتا ہے جب وہ اپنے شوہر کی بدسلوکیوں کا شکار ہوتی ہے ۔ ہمارے معاشرہ میں بعض شوہر ایسے ہیں جو اپنی بیویوں کو ڈانٹتے گالم گلوچ کرتے اور بعض تو اپنے بچوں کے سامنے بیویوں کو مارتے پیٹتے ہیں ۔ اس موقع پر عورت جس رسوائی اور بے بسی کا احساس کرتی ہے کوئی دوسرا اسے محسوس نہیں کرسکتا ۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت عطا کی ہے تو کیا اس فضیلت کی بنیاد پر انھیں یہ اختیار بھی دیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کو ڈانٹیں ماریں اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کریں؟ براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں ۔

---

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام نے عورتوں کو جس قدر عزت واحترام عطا کیا ہے اور جتنا عدل وانصاف کیا ہے کسی دوسرے مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی ہے ۔ اسلام نے عورت کو تمام حیثیتوں میں اس کے مکمل حقوق عطاکیے ہیں خواہ اس کے یہ حقوق ماں کی حیثیت سے ہوں بیوی کی حیثیت سے ہوں بہن کی حیثیت سے ہوں بیٹی کی حیثیت سے ہوں یا ایک انسان کی حیثیت سے ہوں اسلام نے ان تمام جاہلی رسم ورواج کو یکلخت کالعدم قرار دیا جن کی بنیاد پر عورتوں پر ظلم ہوتا تھا ۔

قرآن مجید میں مرد وعورت کے تعلقات کی نوعیت کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نہایت بلیغ تعبیر استعمال کی ہے :

هُنَّ لِباسٌ لَكُم وَأَنتُم لِباسٌ لَهُنَّ      ١٨٧ ... سورة البقرة

''وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کےلیے لباس ہو۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد عورت کو ایک دوسرے کےلیے لباس قرار دیا ہے ۔ دونوں ایک دوسرے کےلیے وہ سب کچھ ہیں جو لباس کی خصوصیات ہوتی ہیں مثلاً پردہ پوشی ذریعہ زینت وزیبائش سردی وگرمی سے حفاظت اور باعث عزت ووقار اللہ کے فرمان کے مطابق مرد وعورت دونوں کو ایک دوسرے کےلیے لباس کا کام دینا چاہیے ۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مرد وعورت میں سے ہر ایک دوسرے کا فطری طور پر محتاج ہے ۔ ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے مستغنی اور بے نیاز نہیں ہوسکتا ۔ یہی اللہ کا بنایا ہوا قانون فطرت ہے ۔ انسانوں کےلیے بھی اور تمام کائنات کی مخلوقات کےلیے بھی، اللہ کا ارشاد ہے :

وَمِن كُلِّ شَىْءٍ خَلَقنا زَوجَينِ لَعَلَّكُم تَذَكَّرونَ  ٤٩ ... سورة الذاريات

''اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کی تخلیق کی تو جنت میں انھیں اکیلا و تنہا نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کے سکون وآرام کےلیے اور ان کی تنہائیوں کو دور کرنے کےلیے ایک عورت یعنی حضرت حوا علیہ السلام کو پیدا کیا ۔ اس بات سے اسلام کا یہ موقف واضح ہوجاتا ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کےلیے "فریق مخالف" کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ دونوں مل جل کر ایک دوسرے کی شخصیت کی تکمیل کرتے ہیں ۔ اسی مفہوم میں اللہ کا یہ فرمان ہے :

بَعضُهُم عَلىٰ بَعضٍ

"تم ایک دوسرے کا حصہ ہو"

تم دونوں کے درمیان تعاون اور اتحاد کا جذبہ ہونا چاہیے نہ کہ نفرت دشمنی اور ایک دوسرے کی مخالفت کا ۔

اسلام کی ان بنیادی تعلیمات پر غور کریں تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ بیویوں کے ساتھ ناروا سلوک کرنا ۔ انھیں ڈانٹنا مارنا اور گالم گلوچ کرنا اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے ۔ اسلام تو ایسا مذہب ہے جو جانوروں کو گالی دینے سے منع کرتا ہے کجا کہ انسانوں کو گالی دی جائے اور وہ بھی اپنی شریک حیات کو، حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے اپنی اونٹنی کو گالی دی اور اسے لعن طعن کیا ۔ نبی نے اس عورت کو سخت تنبیہ کی اور اس غلطی کی پاداش میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو حکم دیا کہ اس عورت کی اونٹنی لے لو اور اسے آزاد چھوڑ دو تاکہ کوئی اسے استعمال نہ کرے ۔ غور کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور کو گالی دینے اور لعن طعن کرنے سے سخت منع فرمایا ہے تو اپنی شریک حیات کو لعن طعن کرنا گالی دینا اور اس سے بھی بڑھ کر اسے مارنا کیسے جائز ہوسکتا ہے ۔ یہ باتیں سراسر قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف ہیں ۔ قرآن نے صرف ایک صورت میں عورت کو مارنے کی اجازت دی ہے اور وہ صورت یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر سے بغاوت پر اتر آئے ۔ ایسی صورت میں بھی پہلی فرصت میں مارنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ حکم ہے کہ پہلے بیوی کو نصیحت کی جائے ۔ نصیحت سے نہ ماننے تو حکم ہے کہ اس کا

بستر الگ کردیا جائے اور اس پر بھی نہ مانے تو اسے مارنے اور اس پر سختی کرنے کی اجازت دی گئی ہے ارشادربانی ہے:

وَالّٰتی تَخافونَ نُشوزَهُنَّ فَعِظوهُنَّ وَاهجُروهُنَّ فِی المَضاجِعِ وَاضرِبوهُنَّ فَإِن أَطَعنَكُم فَلا تَبغوا عَلَيهِنَّ سَبيلًا إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلِيًّا كَبيرًا ۳٤ ... سورة النساء

''وہ بیویاں جن کی بغاوت کا تمھیں اندیشہ ہو تو تم انھیں نصیحت کرو اور بستر سے انھیں الگ کردو اور انھیں مارو۔ پس اگر وہ مان جائیں تو پھر انھیں ستانے کا کوئی بہانہ نہ تلاش کرو۔''

اس آیت کے آخری حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دی ہے کہ اطاعت گزار اور فرماں بردار بیوی کو ستانے اور پریشان کرنے کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جائیں جو حضرات خواہ مخواہ اپنی نیک بیویوں پر گرجتے برستے رہتے ہیں اور انھیں تنگ کرتے ہیں انھیں چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر ہزار بار غور کریں۔

مذکورہ صورت حال میں مارنے کی اجازت کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ "لَن یَضرِبَ خِیارُکُم" (شرفاء اپنی بیویوں کو نہیں مارتے) شرفاء اپنی بیویوں کو مارنے کی بجائے پیار محبت اور نرمی سے سمجھاتے ہیں اور اس کی بہترین مثال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

(خَیرُکُم خَیرُکُم لِأَھلِہ، وَأَنَا خَیرُکُم لِأَھلِی" (ترمذی"

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لیے بہتر ہے اور میں اپنی بیویوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا علم رکھنے والوں کو معلوم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت بلکہ کسی بھی انسان یا جانور پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ کسی مرتبہ اور وسیع الظرف انسان کو زیب نہیں دیتا کہ اس کی ماتحت رہنے والوں کو مارے پیٹے اور ان کے ساتھ برا سلوک کرے کسی مرد کو یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ رات میں اپنی بیوی سے جنسی لذت حاصل کرے اور دن میں اسے مار پیٹ اور گالم گلوچ کے ذریعے اذیت پہنچائے۔ یہ کام تو کوئی رذیل اور بد اخلاق شخص ہی کر سکتا ہے۔ جبھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرفاء اپنی بیویوں کو نہیں مارتے ہیں گویا اپنی بیوی کو مارنے والے لوگ رذیل ہوتے ہیں البتہ اگر کبھی انتہائی غصے کی حالت میں یا غلطی سے کسی مرد نے اپنی بیوی پر ہاتھ اٹھادیا یا گالم گلوچ کیا تو اسے چاہیے کہ اپنی بیوی کو منانے اور خوش کرنے کی کوشش کرے۔

یہ وہ اسلامی تعلیمات ہیں جن پر عمل کرکے گھر کے ماحول کو پرسکون اور خوشگوار بنایا جا سکتا ہے اور ان پر عمل نہ کیا جائے تو شوہر اور بیوی کے ساتھ ساتھ بچوں کا مستقبل بھی تباہ ہو جاتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی یوسف القرضاوی

### عورت اور خاندان، جلد:2، صفحہ:172

### محدث فتویٰ